سوال

(44) قربانی سے متعلق چند سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ عمر قربانی کی تحقیق 2۔ قربانی کا چمڑا

3۔ چرم قربانی اور اماماں مساجد

4، ایک گائے میں متفرق سات اشخاص کی شرکت

صحیح مسلم کی حدیث : لاتذبحوا الا مسنة

میں لفظ مسنہ کے شرعی اور لغوی معنی کیا ہیں۔ ؟ بعض عالم کہتے ہیں کہ مسنہ کے معنی دو دانت والا جانور ہے۔ برس دو برس کی کوئی قید نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ دو برس کا ہو کر تیسرے سال میں لگا ہو عام ازیں کے دانت ہو یا نہ ہوں ان دونوں میں سے کونسا قول ازروئے تحقیق صحیح و قابل قبول ہے مع دلیل بیان فرما دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مجمع البحار میں ہے۔

والمسنة تقع علی البقرة والشاة اذا ثنیاء ویثلیان فی السنة الثالثة ولیس معنی اسنانہا کبرہا کالرجل المس ولکن معناہ طلوع سنہا فی السنة الثالثة (مجمع البحار جلد 2 ص 148)

یعنی مسنہ کا لفظ گائے بکرے دونوں پر بولا جاتا ہے۔ جب کہ دانت نکالیں اور گائے بکری دونوں تیسرے سال میں دانت نکالتی ہیں۔ اور ان کے مسنہ ہونے سے یہ مراد نہیں جیسے کہتے ہیں فلاں آدمی مسن ہے۔ یعنی بڑی عمر کا ہے۔ بلکہ گائے بکری کے مسنہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ تیسرے سال میں ان کے دانت نکلیں۔

نہایہ میں ہے۔

البقرة والشاة یقم علیہا اسم المسن اذا اثنیا ویثنیان فی السنة الثالثة ولیس معنی اسنانہا کبرہا کالرجل المسن ولکن معناہ طلوع سنہا فی السنة الثالثة (نہایہ ج 3 ص 203)

اس عبارت کا ترجمہ اور مطلب بھی وہی ہے جو اوپر مجمع البحار کی عبارت کا گزرا ہے ۔ صحاح جوہری میں ہے ۔

الثنی الذي يلقی ثنيته ويكون ذلک فی الظلف والحافر فی السنة السادسة وفی المحكم الثنی من الابل الذي القی ثنيته وذلک فی السادسة ومن غنم الداجن فی السنة الثانية تيسا اوكان كبشا وفی التهذيب البعير اذا استكمل الخامسة وطعنفی السادسة فهو ثنيوهوادنی مايجوذفی سن الابل فی الاضاحی وكذلک من البقر والمعذ فا ما الضان فيجوز منها الجزع فی الاضاحی وانما سمی البعير ثنيا لانه القی ثنية (تاج العروس جلد1 ص63)

فتح الباری میں ہے ۔ (فتح الباری ص328 جلد3)

ابن التین نے داودی سے نقل کیا ہے ۔ کہ مسنہ وہ ہے ۔ جس کے سامنے کے دانت برائے تبدیلی گر جایئں اہل لغت کہتے ہیں ۔ جو اپنے سامنے کے دانت ڈال دے ۔ اور یہ اونٹ میں چھٹے سال میں ہوتا ہے ۔ اور بکری اور گائے میں تیسرے سال اور ابن فارس کہتے ہیں ۔ بکری کا بچہ دوسرے سال میں داخل ہو جائے ۔ جس کو ثنی بھی کہتے ہیں اور مسنہ بھی ۔

ثنی وہ ہے جو سامنے کے دانت ڈال دے ۔ اور یہ بکری اور دنبہ اور گائے میں تیسرے سال ہوتا ہے ۔ اونٹ میں چھٹے سال میں محکم میں ہے ۔ ثنی اونٹوں سے وہ ہے جو سامنے کے دانت ڈالدے اور یہ چھٹے سال میں ہوتا ہے اور بکری دنبہ سے دوسرے سال میں ہوتا ہے اور تہذیب میں کہ اونٹ جب پانچ سال پورے کر کے چھٹے میں داخل ہو۔ ان عبارتوں سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ مسنہ (یا ثنی) اس کو کہتے ہیں جس کے دانت نکلیں بغیر دانت نکلے مسنہ (یا ثنی) کہنا ٹھیک نہیں ۔ دوسرے یہ کہ سالوں کی تعین ملکوں کے لحاظ سے ہے کیونکہ ان عبارتوں میں کہیں کہا ہے کہ گائے بکری تیسرے سال میں دانت نکالتی ہے ۔ کہیں کہا ہے گائے بکرے دوسرے سال میں دانت نکالتی ہے ۔ چنانچہ ہمارے ملک میں بکرے کے دانت دوسرے سال میں نکل آتے ہیں ۔ اور اسی بناء پر امام احمد وغیرہ نے دوسرے سال میں مسنہ یا ثنی کہا ہے اور امام شافعی وغیرہ نے تیسرے سال میں ملاحظہ ہو عون لامعبود جلد3 ص3 پس اصل یہی ہے ۔ کہ دو دانت نکلے بغیر قربانی نہ کی جائے خواہ سال سے اوپر ہو۔ اور خواہ کتنا موٹا تازہ ہو۔ ورنہ قربانی شکی ہوگی ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد13 ص108-112

محدث فتویٰ